از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:15دسمبر1959

دی سٹیٹ آف اترپردیش

بنام

ایم پی سنگھ و دیگراں

(بی پی سنہا، چیف جسٹس پی بی گجیندر گڈکر، کے سبّاراؤ، کے سی داس گپتااور جے سی شاہ، جسٹس صاحبان)

تجارتی ادارہ-شوگر فیکٹری کے فیلڈ کامگراں-اگرکسی تجارتی ادارے کے کارکنان-یونائیٹڈ پروونسیز شاپ اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ ایکٹ، 1947 (یوپی ایکٹ نمبر۔XXII سال 1947)، دفعہ 2 (3)، فیکٹریز ایکٹ، 1948(ایکٹ LXIII سال1948)، دفعہ2(1)۔

تین مدعاعلیہان، جو لکشمی دیوی شوگر ملز لمیٹڈ کے جنرل مینیجر، اسسٹنٹ مینیجر اور سیکرٹری تھے، کو یونائیٹڈ پروِونسیز شاپ اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ ایکٹ 1947 کے دفعات 12، 13 اور 26 کے تحت الزامات کا سامنا تھا، کیونکہ انہوں نے ایکٹ کی ان توضیعات کی خلاف ورزی کی جو تعطیلات، چھٹی اور کچھ رجسٹروں کے رکھ رکھاؤ سے متعلق تھیں، جو فیلڈ ورکرز کے ایک مخصوص درجے کے لیے تھیں، جنہیں کمپنی نے گنے کی کاشت اور سپلائی کو کارخانے میں استعمال کے لیے رہنمائی، نگرانی اور کنٹرول کرنے کے لیے ملازم رکھا تھا۔ ان کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ وہ ملازمین فیکٹریز ایکٹکے معنی میں کارکن تھے اور یونائیٹڈ پروونس شاپ اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ ان پر لاگو نہیں ہوتا تھا۔ جوڈیشل مجسٹریٹ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا اور مدعاعلیہان کو ایکٹ کی دفعہ 26 کے تحت مجرم قرار دیا اور انہیں ہر ایک کو 30 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی۔ سیشن جج کے اس حوالہ پر کہ مذکورہ سزاؤں اور سزاؤں کو کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے، ہائی کورٹ نے جواب دہندگان کو بری کر دیا۔ ریاستی حکومت نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں اپیل کی۔

قرار پایا گیا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے حکم برأت غلط تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فیکٹریز ایکٹ کی توضیعات کا مقصد صرف فیکٹری میں کام کرنے والے کارکنوں کو فائدہ پہنچانا تھا اور چونکہ فیکٹری میں استعمال کے لیے گنے کی ترقی اور فراہمی کی رہنمائی، نگرانی اور کنٹرول کرنے والے فیلڈ کا مگراں کو فیکٹری میں ملازم نہیں رکھا گیا تھا،اس لیے فیکٹریز ایکٹ ان پر لاگو نہیں ہوااور وہ یونائیٹڈ پرووِنس شاپ اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ ایکٹ 1947 کے تحت "کمرشل اسٹیبلشمنٹ" کی تعریف کے تحت آتے ہیں۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار : فوجداری اپیل نمبر 157 اور 158 سال 1957 اور 5 سال 1958۔

فوجداری ریفرنس نمبر 28، 29 اور 30 سال 1955 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 31 اکتوبر 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیلیں، جو سیشن جج، دیوریا کے 18 دسمبر 1954 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہیں، فوجداری ترمیم نمبر 7، 8 اور 9 سال 1954 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے جی سی ماتھر، سی پی لال اور جی این دکشت۔

ڈبلیو ایس بارلنگے اور اے جی رتناپارکھی، جواب دہندگان کے لیے۔

15.1959 دسمبر۔

عدالت کا فیصلہ شاہ جسٹس نے سنایا۔

شاہ جسٹس-اپیلوں کے اس درجے میں جو سوال طے کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا فیلڈ کا مگراں، یعنی سپروائزروں اور کامدار جو چینی فیکٹری کے ذریعہ چینی فیکٹری میں استعمال کے لیے گنے کی کاشت اور فراہمی کی رہنمائی، نگرانی اور کنٹرول کے لیے ملازم ہیں، متحدہ صوبوں کی دکان اور تجارتی اسٹیبلشمنٹ ایکٹ، XXII سال 1947 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کے معنی میں 6 تجارتی اسٹیبلشمنٹ کے ملازمین ہیں۔ مجسٹریٹ جس نے ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت جرائم کے لیے مدعاعلیہان پر مقدمہ چلایا، نے فیصلہ دیا کہ فیلڈ کا مگراں تجارتی ادارے کے ملازمین تھے۔الہ آباد کی عدالت عالیہ نے اس کے برعکس نظریہ اختیار کیا،اور ریاست اترپردیش نے آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت کے ساتھ عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

یونائیٹڈ پرووِنس شاپ اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ ایکٹ، 1947 روزگار کے اوقات اور دکانوں اور تجارتی اداروں میں ملازمت کی کچھ دیگر شرائط منضبط کرنا کرنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔ تجارتی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اسٹیبلشمنٹ کی تعریف ایکٹ کے دفعہ 2، شق 3 کے ذریعے کی گئی ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 12 کے ذریعے ملازمین کو تعطیلات کے علاوہ ہفتہ وار چھٹی دینے کا التزام کیا گیا ہے جو دفعہ 11 کے تحت دی جا سکتی ہے۔ دفعہ 13 میں عام، عارضی اور "بیماری کی چھٹی" دینے کا التزام ہے۔ "دفعہ 26 آجر سے اس طرح کے رجسٹر اور ریکارڈ کو برقرار رکھنے اور اس طرح کے نوٹس ظاہر کرنے کا مطالبہ کرتی ہے جو مقرر کیے جا سکتے ہیں اور دفعہ 27 ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی خلاف ورزیوں کی سزا دیتی ہے۔

لکشمی دیوی شوگر ملز لمیٹڈ (جسے اس کے بعد کمپنی کہا جاتا ہے) چینی بنانے کے لیے چھتونی میں ایک فیکٹری کا مالک ہے۔ تینوں جواب دہندگان بالترتیب کمپنی کے جنرل منیجر، اسسٹنٹ منیجر اور سیکرٹری ہیں۔ کمپنی فیکٹری میں استعمال کے لیے گنے کی ترقی اور فراہمی کی رہنمائی، نگرانی اور کنٹرول کے لیے فیلڈ کامگراں کے کچھ طبقات کو ملازمت دیتی ہے۔ ڈپٹی چیف انسپکٹر آف شاپس اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ، اتر پردیش نے مدعا علیہان کے خلاف جوڈیشل مجسٹریٹ، دیوریا کی عدالت میں تین شکایات درج کیں، جن میں ان پر قانون دفعات 12، 13 اور 26 توضیعات کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا ہے۔ جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ یہ ایکٹ ان ملازمین پر لاگو نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ فیکٹریز ایکٹ کے معنی کے مطابق کارکن ہیں اور اسی کے مطابق ایکٹ کے عمل مستثنی ہیں۔ جوڈیشل مجسٹریٹ نے اس دلیل کو خارج کر دیا اور مدعا علیہان کو ایکٹ کی دفعہ 26 کی خلاف ورزی کا مجرم قرار دیا اور ان میں سے ہر ایک کو تینوں مقدمات میں سے ہر ایک میں 30 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی۔ سزا اور فیصلے کے احکامات کے خلاف، جواب دہندگان نے دیوریا کی عدالت میں نظر ثانی کی درخواستوں کو ترجیح دی۔ سیشن جج نے ٹرائل مجسٹریٹ کے نقطہ نظر سے اختلاف کیا اور مقدمات کو الہ آباد کی عدالت عالیہ میں بھیج کر سفارش کی کہ ٹرائل مجسٹریٹ کی طرف سے منظور کردہ سزا اور فیصلے کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جائے۔ عدالت عالیہ نے حوالوں کو قبول کر لیا اور حکم دیا کہ مدعا علیہان کو بری کر دیا جائے۔

ایکٹ کی دفعہ 2 شق 3 میں کمرشل اسٹیبلشمنٹ کی تعریف کے مطابق، فیکٹری کے کلرک اور دیگر ادارے جن پر فیکٹریز ایکٹ 1934 کی توضیعات لاگو نہیں ہوتی ہیں، اس اظہار کے معنی میں شامل ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اس تعریف میں حوالہ جس کے ذریعے کلرک اور فیکٹریوں کے دیگر اداروں کو شامل کیا گیا ہے وہ فیکٹریز ایکٹ سال 1934 کا ہے، لیکن جنرل کلاز ایکٹ X سال 1897 کی دفعہ 8 کی وجہ سے، اسے فیکٹریز ایکٹ LXIII سال 1948 توضیعات کے حوالے کے طور پر سمجھا جانا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چاہیے جس نے فیکٹریز ایکٹ سال 1934 کو منسوخ کر دیا اور اسے دوبارہ نافذ کیا۔ ریاست کی طرف سے خصوصی اجازت کے ذریعے یہ دلیل کہ فیکٹریز ایکٹ 1934 کے منسوخ ہونے کے بعد سے، دفعہ 2 کی شق 3 میں کمرشل اسٹیبلشمنٹ کی تعریف میں، تمام کلرک اور فیکٹری کے دیگر اداروں کو بغیر کسی استثنیٰ کے شامل کیا گیا ہے، اس لیے اس کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

فیکٹریز ایکٹ، 1948 دفعہ 2(1) کے ذریعہ ایک کام گر کی تعریف کرتا ہے جس کا مطلب ہے،

"کوئی شخص جو براہ راست یا کسی ایجنسی کے بذریعے، چاہے وہ اجرت کے لیے ہو یا نہ ہو، کسی بنانے کے عمل میں یا بنانے کے عمل کے لیے استعمال ہونے والی مشینری یا احاطے کے کسی حصے کی صفائی میں، یا بنانے کے عمل یا بنانے کے عمل کے موضوع سے متعلقہ یا اس سے منسلک کسی اور قسم کے کام میں ملازم ہو۔"

اور دفعہ 2(m) کے ذریعہ فیکٹری کی تعریف اس طرح کی گئی ہے جس کا مطلب کوئی بھی احاطہ ہے جس میں اس کے احاطے بھی شامل ہیں جس میں پچھلے بارہ مہینوں کے کسی بھی دن کارکنوں کی ایک مخصوص تعداد ملازم ہے۔ ان تعریفوں کے مشترکہ عمل سے، کسی بھی بنانے کے عمل میں یا مشینری کے کسی بھی حصے یا بنانے کے عمل کے لیے استعمال ہونے والے احاطے کے کسی حصے کی صفائی میں یا بنانے کے عمل یا بنانے کے عمل کے موضوع سے متعلق یا اس سے منسلک کسی بھی دوسرے قسم کے کام میں کام کرنے والے افراد کو فیکٹری میں مزدور سمجھا جاتا ہے۔ فیکٹریز ایکٹ کے دفعہ 2(1) میں استعمال کردہ اصطلاح کے ذریعے ، "بنانے کے عمل سے منسلک یا اس سے منسلک کسی بھی دوسرے قسم کے کام میں ملازم"، نہ صرف بنانے کے عمل میں براہ راست منسلک کارکنان، بلکہ وہ لوگ جو فیکٹری میں بنانے کے عمل کے موضوع سے منسلک ہیں، شامل ہیں۔ اس معاملے کے مقصد کے لیے دفعہ 2(1) میں استعمال کردہ اصطلاح میں 'بنانے کے عمل کا موضوع' کے قطعی معنی کا فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے، کیونکہ فیکٹریز ایکٹ کی متنوع توضیعات کا مقصد صرف فیکٹری میں ملازمت کرنے والے کارکنوں کو فائدہ پہنچانا ہے، یعنی فیکٹری کے احاطے یا احاطے میں۔ یہ ماننا مشکل ہے کہ فیلڈ کامگراں جو فیکٹری میں استعمال ہونے والے گنے کی کاشت اور فراہمی کی رہنمائی، نگرانی اور کنٹرول کرنے میں ملازم ہیں، وہ یا تو فیکٹری کے احاطے میں یا فیکٹری کے احاطے میں ملازم ہیں اور اگر یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

کارکن کسی فیکٹری میں ملازم نہیں ہیں تو فیکٹریز ایکٹ 1948 کی توضیعات ان پر لاگو نہیں ہوتیں اور وہ واضح طور پر کمرشل اسٹیبلشمنٹ کی تعریف میں آتے ہیں۔

عدالت عالیہ کا خیال تھا کہ بنانے کے عمل سے منسلک سپروائزر اور کامدار، یعنی گنا، فیکٹریز ایکٹ کے معنی کے مطابق کارکن تھے اور اسی کے مطابق انہیں ایکٹ کے تحت 'کمرشل اسٹیبلشمنٹ' کی تعریف سے خارج کر دیا گیا تھا۔ تاہم، یہاں تک کہ اگر سپروائزر اور کامدار "بنانے کے عمل سے متعلق کسی بھی دوسرے قسم کے کام میں" ملازم تھے، "جب تک کہ وہ فیکٹری میں ملازم نہ ہوں، فیکٹریز ایکٹ کی توضیعات ان پر لاگو نہیں ہوتیں، اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ وہ ایکٹ کے معنی میں 'کمرشل اسٹیبلشمنٹ' کے ملازم ہیں۔

اس لیے عدالت عالیہ نے مدعا علیہان کو ان جرائم سے بری کرنے میں غلطی کی جس کے لیے انہیں ٹرائل مجسٹریٹ نے مجرم قرار دیا تھا۔ عدالت عالیہ کے ذریعے بری کیے جانے کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل مجسٹریٹ کے ذریعے منظور کیے گئے سزا کے احکامات کو بحال کیا جاتا ہے۔ اس عدالت کے یکم اکتوبر 1956 کے حکم کے پیش نظر، جو خصوصی اجازت دینے کے وقت دیا گیا تھا، مدعا علیہان اس عدالت میں سماعت کے اپنے اخراجات کے حقدار ہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document